OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:3, Issue: 1, Jan -June 2022
DOI:10.51665/al-duhaa.003.01.0195, PP: 525-549

# احکام القرآن کے بنیادی مصادر کا تعارف

# *Introduction of Original Sources of Aḥkām-Ul-Qurān*

**Published:** 01-06-2022
**Accepted:** 15-05-2022
**Received:** 31-12-2021

***Sadia Maryam***
*Ph.D Scholar, Department of Islamic and Religious Studies, The University of Haripur*
*Email: sadiamaryam1995@gmail.com*
*https://orcid.org/0000-0002-2403-7532*

***Dr. Muhammad Kamran***
*Lecturer of Islamic Studies, Bacha Khan University Charsadda*
*Email: kamran57574@gmail.com*
*https://orcid.org/0000-0002-2325-3452*

***Noor-ul-Qamar***
*Ph.D Scholar, Department of Islamic and Religious Studies, The University of Haripur*
***Email:*** *noorqamar2014@gmail.com*
*https://orcid.org/0000-0002-5316-7336*

## *Abstract*

*Quran is complete code of life and final guidance for the human beings. Its teaching is eternal. The Quranic sciences of interpretations and principles of interpretations were originated in the epoch of Holy Prophet. Later different scholars of Islam interpreted the Quran with different dimensions, some people adopted rational, grammatical, scientific dimensions. As main purpose of Quran is to guide human kind, so many people wrote about Ahkams (orders) of Quran, known as "Ahkam-ul-Quran". In this article we will discuss basic sources of Ahkam-ul-Quran. The main purpose of this article is to introduce all original sources of "Ahkam-ul-Quran" and methodology of these sources which is adopted by these mufassreen according to their sects (Maslik) e.g. Hanbli, Sha'afi, Hanafi, Malaki. This article will help scholars, to find and understand all basic sources of Ahkam-ul-Quran like Ahkam-ul-Quran by Imam Jasa's, Ibn-e- Arabi, Imam Sha'afi, Imam Jalal-Din Sayuti, Imam Qurtabi, Imam Alkia-Harasi, and methodology of these sources at one place.*

***Keywords:*** *Ahkam-ul-Quran, Original sources, Introduction, Methodology.*

CC BY

## تمہید

مفسرین نے مختلف جہات سے قرآن کریم کی تفسیر کی ہے جن میں ادبی، عقلی، کلامی، صوفیائی، اشاری و دیگر کئی جہات سے تفسیر کرنا شامل ہے، ان میں ایک جہت احکامی آیات کی تفسیر کرنا ہے۔ قرآن پاک کی آیات میں غور و خوض کر کے ان سے احکام شریعہ کو مستنبط کرنا تفسیر بالرائے المحمود میں شامل ہے جس کو احکام القرآن یا فقہی تفسیر کہا جاتا ہے۔ احکام القرآن پر مختلف ادوار میں کئی ضخیم تفاسیر لکھی گئی ہیں جن میں سے کچھ مطبوعہ ہیں اور کچھ غیر مطبوعہ۔ زیر نظر مقالہ میں احکام القرآن کی مصادر تفاسیر کو یکجا کر کے ان کا مختصر تعارف و منہج پیش کیا گیا ہے، تا کہ محققین احکام القرآن کے تمام مصادر اور ان کا مختصر تعارف ایک ہی جگہ پر پالیں۔ اسکے ساتھ ساتھ ان مصادری تفاسیر کے عظیم مصنفین کا تعارف بھی پیش کیا گیا ہے۔

## بنیادی سوال

احکام القرآن کے مطبوعہ بنیادی مصادر کون سے ہیں اور ان کا منہج کیا ہے؟

## منہج تحقیق

زیر نظر مقالہ میں مندرجہ ذیل منہج اختیار کیا گیا ہے۔

1: احکام القرآن کے تمام بنیادی مصادر کو زمانہ تالیف کی ترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

2: احکام القرآن کے مصادر کا تعارف کرواتے ہوئے سب سے پہلے تفسیر کا نام، پھر مفسر کا مختصر تعارف، تفسیر کا مختصر تعارف اور تفسیر کا مختصر منہج بیان کیا گیا ہے۔

3: چونکہ مقالہ کا مقصد تمام احکام القرآن کے بنیادی مصادر کو یکجا کر کے اس کا تعارف کروانا ہے اس لیے تفاسیر کا منہج زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان نہیں کیا گیا ہے۔ البتہ مختصراً تمام تفسیر کے منہج کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

4: ہر تفسیر کے تعارف میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ یہ تفسیر کس مسلک کے مطابق لکھی گئی ہے۔

## احکام القرآن کی تعریف

آیات الاحکام قرآن کی ان آیات کو کہتے ہیں جن میں کوئی حکم شرعی پایا ہے اور فقہی تفاسیر یا احکام القرآن وہ تفاسیر ہیں جن میں آیات الاحکام کی تفسیر کی گئی ہو اور ان سے احکامات کا استخراج کیا گیا ہو۔ [1]

ایسی تفاسیر عموماً صرف آیات الاحکام پر ہی مبنی ہوتی ہیں پورے قرآن کی تفسیر نہیں ہوتی، لیکن آیات الاحکام کی تفسیر کرنے کے لیے مفسرین نے مختلف منہج اپنائے ہیں بعض نے صرف انہی آیات کو اپنی تفسیر میں بیان کیا جن سے ان کے نزدیک کوئی حکم مستنبط ہو رہا تھا جیسے احکام القرآن للجصاص ہے اور بعض نے پورے قرآن پاک کی تفسیر کی اور ان میں ان آیات کو مفصلا بیان کیا جن سے احکام شریعہ کا استنباط ہو رہا تھا جیسے مشہور تفسیر قرطبیؒ جس میں امام قرطبیؒ نے پورے قرآن کی تفسیر کی اور ہر آیت سے اخذ ہونے والے فقہی مسائل کو بیان کیا ہے۔

## آیات الاحکام کی تعداد:

آیات الاحکام کی تعداد میں مختلف اقوال ہیں امام غزالی اور دیگر کئی مفسرین نے آیات الاحکام کی تعداد "پانچ سو" بیان کی ہے [2]۔ جبکہ امام سیوطیؒ نے بعض حضرات کا قول نقل کرتے ہوئے آیات الاحکام کی تعداد "ایک سو پچاس" بیان کی ہے۔ [3]

## احکام القرآن کے بنیادی مصادر

آیات الاحکام پر بہت ساری کتب تحریر کی گئی ہیں بعض مطبوع ہیں اور بعض غیر مطبوع۔ بعض مصنفین نے آیات الاحکام پر مبنی اپنی کتب کو "آیات الاحکام" کا نام دیا اور بعض نے احکام القرآن کا۔ زیر نظر مقالہ میں احکام القرآن کی ان مطبوعہ تفاسیر کا تعارف کروایا جائے گا جو کہ مصادر کا درجہ رکھتی ہیں۔

احکام القرآن پر لکھی جانے والی سب سے مقدم تفسیر "احکام القرآن للامام محمد بن ادریس شافعی" دوسری صدی ہجری کی ہے جو کہ امام شافعی نے خود تصنیف کی تھی۔ لیکن یہ تفسیر مفقود ہے۔[4] پھر "احکام القرآن للشافعی" کے نام سے چوتھی صدی ہجری میں ایک اور تصنیف منظر عام پر آئی جس کو امام بیہقی نے جمع و تصنیف کیا ہے۔ لہٰذا مطبوعہ کتب احکام القرآن میں سب سے مقدم تفسیر امام بیہقی کی "احکام القرآن للشافعی" ہے جو کہ فقہی تفاسیر میں مصادر کا درجہ رکھتی ہے۔

### 1: احکام القرآن للشافعی

### امام بیہقی کا تعارف

احکام القرآن للشافعی کے مصنف امام بیہقی کا نام احمد بن حسین اور کنیت ابو بکر ہے۔آپؒ "ابو بکر بیہقی" کے نام سے معروف ہیں۔ سلسلہ نسب: ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ بیہقی نیسابوری خسروجردی ہے۔[5] آپؒ ماہ شعبان میں 348ھ میں خسروجرد نامی بستی میں پیدا ہوئے جو نیشاپور کے گاؤں بیہق میں واقع ہے اور اسی نسبت سے آپؒ کو بیہقی کہا جاتا ہے۔ آپؒ اپنے وقت کے عظیم فقیہ و محدث عالم تھے۔شافعی المسلک ہونے پر اپنی کتابوں کے ذریعے شافعی مسلک میں آپؒ نے گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔آپؒ نے مختلف کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں "احکام القرآن للشافعی، نصوص الشافعی، مناقب احمد، سنن الکبری، شعب الایمان، سنن الاثار اور سنن الصغیر جیسی دیگر کئی کتابیں شامل ہیں۔آپؒ نے 10 جمادی الاول 458ھ میں نیشاپور میں وفات پائی اور اپنے آبائی گاؤں بیہق میں آپؒ کی تدفین ہوئی ہے۔[6]

### احکام القرآن للشافعی کا تعارف

احکام القرآن للشافعی شافعی مسلک کے مطابق فقہی اسلوب پر لکھی جانے والی سب سے مقدم کتاب ہے[7] یہ کتاب امام شافعی نے براہ راست خود تصنیف نہیں کی بلکہ امام بیہقی نے امام شافعی کی تصانیف اور ان کے تلامذہ کی تصانیف میں سے آیات الاحکام کی تشریح کو یکجا کرکے احکام القرآن للشافعی کے نام سے اس کو مرتب کیا ہے۔[8] یہ کتاب دو جلدوں میں مکتبہ الخانجی قاھرہ سے طبعہ ثانیہ (1414ھ) میں شائع ہوئی ہے اور شیخ عبد الغنی خالق کی تحقیق سے مکتبہ دار الاحیاء العلوم سے بھی مطبوع ہے۔یہ تفسیر عربی زبان میں ہے اردو زبان میں اس کا ترجمہ منظر عام پر نہیں ہے۔ تفسیر کے شروع میں علامہ زاھد الکوثریؒ کا چھ صفحات پر مشتمل مقدمہ ہے، جس میں احکام القرآن پر لکھی گئی کچھ کتب کا مختصر تعارف اور اس تفسیر کا تعارف ہے۔

### احکام القرآن للشافعی کا منہج

احکام القرآن للشافعی میں امام بیہقی کا طریقہ یہ رہا ہے کہ جن آیات سے امام شافعی یا ان کے تلامذہ نے احکامات اخذ کیے ہیں ان کو یکجا کیا ہے۔اور ہر بات کو بالسند ذکر کرنے کا اہتمام کیا ہے،اس لیے احکام القرآن للشافعی کا مواد سند کے ساتھ یکجا ہو گیا

۔امام بیہقی چونکہ ایک بہت بڑے محدث بھی تھے اس لیے انہوں نے اس تفسیر میں اسناد کو پرکھنے کا اہتمام بھی کیا ہے اور مستند مواد کو یکجا کرنے کی کوشش کی ہے۔ امام صاحب نے احکام القرآن للشافعی میں مندرجہ ذیل منہج اپنایا ہے۔

1: امام صاحب نے یہ تفسیر فقہی ترتیب کے مطابق مرتب کی ہے جیسا کہ شروع کی فصول متفرق آیات کے بارے میں ہیں پھر اس کے بعد پہلی فصل طہارت پر باندھی ہے۔[9] پھر ترتیب وار زکوۃ، صیام، حج اور بیوع کی فصول بیان کی ہیں۔

2: مذکورہ تفسیر میں صرف ان آیات کو یکجا کیا جن سے براہ راست احکامات مستنبط ہو رہے تھے پورے قرآن کی تفسیر نہیں کی گئی ہے۔

3: آیات کے ذیل میں امام بیہقی ناسخ منسوخ کی بحث بھی کرتے ہیں جیسے زنا کے بارے میں منسوخ حکم کو بیان کیا ہے۔[10]

4: امام صاحب تفسیر القرآن میں احادیث سے بھی دلائل دیتے ہیں جیسے "حد سرقہ" میں حدیث رسولؐ کی طرف نشاندہی کی ہے۔[11]

5: تفسیر احکام القرآن للشافعی انتہائی مختصر تفسیر ہے۔امام بیہقیؒ نے آیت کی تفسیر میں صرف امام شافعی کے اقوال کو ان کی مختلف کتابوں سے نقل کر کے اکٹھا کیا ہے۔اور حاشیہ میں تمام کتابوں کے حوالے بھی دیئے ہیں۔[12]

6: امام صاحب تفسیر القرآن بالقرآن کرتے ہیں جیسے آیت:

"فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ"[13]

کی تفسیر مختلف آیات کی روشنی میں کی ہے۔[14]

7: امام صاحب تفسیر القرآن باقوال تابعین بھی کرتے ہیں جیسے قاذف (چغل خور) کی گواہی قبول کرنے کے بارے میں مختلف تابعین کے اقوال بیان کیے ہیں۔[15]

8: امام صاحب جب مسئلہ بیان کرتے ہیں تو پہلے اس پر فصل باندھ لیتے ہیں پھر اس مسئلے کے تمام جوانب اور اس سے متعلق تمام آیات فصل کے ذیل میں بیان کرتے ہیں جیسے: "فصل فيما يؤثرعنه فى الحدود" کے تحت حدود و تعزیرات کی تمام آیات اور ان سے مستنبط مسائل کو بیان کیا ہے۔[16]

## 2: احکام القرآن الطحاوی

### مصنف کا تعارف

نام احمد بن محمد، اور کنیت ابو جعفر ہے۔ سلسلہ نسب: ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن عبد الملک ازدی طحاوی حنفی مصری ہے[17]۔ مصر میں "طحا" نامی بستی میں 239ھ میں پیدا ہوئے اسی بستی کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپؒ کو طحاوی کہا جاتا ہے۔[18] "ازد" یمن کا قبیلہ ہے جس کی طرف نسبت کرتے ہوئے ازدی کہا گیا ہے جبکہ حنفی المسلک ہونے کی وجہ سے حنفی کہلاتے ہیں۔

امام صاحب کا شمار وقت کے محدثین اور فقہاء میں ہوتا ہے۔ مسلک کے لحاظ سے آپؒ پہلے شافعی المسلک تھے۔ امام مزنی کے شاگرد تھے اور امام مزنی کا شمار فقہاء شافعیہ میں ہوتا ہے۔ بعد میں آپؒ نے ابی جعفر احمد بن ابی عمران حنفی کی شاگردی اختیار کی اور شافعی مسلک کو چھوڑتے ہوئے حنفی مسلک کو اختیار کیا، چنانچہ امام صاحب کو فقہاء احناف میں بڑا مقام حاصل تھا۔ آپؒ نے مختلف کتابیں تصنیف کیں جن میں "احکام القرآن، معانی الاثار، مشکل الاثار، اختلاف العلمآء، الشروط" اور دیگر کئی کتابیں شامل ہیں۔[19] آپؒ نے ذیقعدہ 321ھ[20] میں مصر کے شہر قاہرہ میں وفات پائی ہے۔[21]

## احکام القرآن الطحاوی کا تعارف

احکام القرآن الطحاوی کا نام "احکام القرآن الکریم" ہے ۔یہ کتاب دو جلدوں میں مرکز البحوث الإسلامية استنبول سے طبع ہے۔اس کے محقق سعد الدین اونال ہیں۔[22] آیات الاحکام پر لکھی جانے والی یہ دوسری عظیم تفسیر ہے جو کہ مصادر میں شمار ہوتی ہے ۔امام طحاوی چونکہ محدث تھے اس لیے انہوں نے اپنی تفسیر میں نہ صرف روایات کو سند کے ساتھ بیان کیا ہے بلکہ روایات و آثار کو روایت و درایت دونوں کی روشنی میں پرکھا ہے۔ چونکہ احناف کے مستدلات پر لکھی گئی یہ پہلی فقہی تفسیر ہے اس لیے اس میں اتنی جامعیت نہیں پائی گئی ہے، بہت ساری آیات کی تفسیر، احادیث وآثار مصنف سے رہ گئے ہیں لیکن ابتدائی کتاب ہونے کی وجہ سے اپنے موضوع پر اس لحاظ سے جامع ہے کہ اس میں روایات وآثار کا وسیع ذخیرہ پایا گیا ہے۔اس کے بعد آنے والی کتب احکام القرآن میں تشریح و تفسیر تو ہے مگر روایات وآثار کم ہیں۔

## احکام القرآن الطحاوی کا منہج

امام طحاوی نے اپنی تفسیر میں مندرجہ ذیل منہج اپنایا ہے۔

1: تفسیر احکام القرآن کو فقہی طرز پر مرتب کیا جیسے کتاب الطہارۃ، کتاب الصلاۃ، کتاب الزکاۃ وغیرہ۔ چنانچہ شروعات میں امام صاحب خود فرماتے ہیں:

"سب سے پہلے ہم احکام طہارت کو ذکر کریں گے جو قرآن پاک میں مذکور ہیں۔"[23]

اور صرف انہی آیات کی تفسیر کی جن سے براہ راست فقہی احکام مستنبط ہو رہے تھے۔

2: سب سے پہلے باب باندھتے ہیں پھر ہر باب کے تحت اس سے متعلقہ تمام آیات کو بیان کرکے ان کی تفسیر کرتے ہیں جیسے سب سے پہلے کتاب الطہارۃ کا باب باندھا اور پھر ہر آیت کے مختلف ٹکڑوں پر الگ الگ باب باندھا۔ مثال:

"فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡهَكُمۡ وَ اَيۡدِيَكُمۡ اِلَى الۡمَرَافِقِ وَامۡسَحُوۡا بِرُءُوۡسِكُمۡ وَ اَرۡجُلَكُمۡ اِلَى الۡكَعۡبَيۡنِ"[24]

پس تم اپنا چہرہ اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اور سر کو مسح کرو اور پاؤں ٹخنوں تک (دھولو)۔

اس آیت میں " فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡهَكُمۡ وَ اَيۡدِيَكُمۡ اِلَى الۡمَرَافِقِ " تک الگ سے باب باندھا،[25] پھر" وَ امۡسَحُوۡا بِرُءُوۡسِكُمۡ "پر باب باندھتے ہوئے اس میں موجود مسئلے کی وضاحت کی۔[26]

3: تفسیر القرآن بالقرآن کرتے ہیں جہاں بھی کسی آیت کی تفسیر دوسری آیت سے مل رہی ہو تو اس کو بیان کرتے ہیں۔

4: تفسیر القرآن بالحدیث کرتے ہیں۔ مثلاً طہارت کے باب میں مسواک کی اہمیت پر حدیث بیان کی:

"حضرت علی بن طالب فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں مسواک کو ہر نماز کے ساتھ لازمی قرار دیتا۔"[27]

طہارت کے باب میں "وامسحو بروؤسکم" کے تحت حدیث قائم کی:

"رآیت النبیﷺ ۔ مسح بمقدم راسه حتی بلغ القذال من مقدم عنقه"[28]

5: جب کسی مسئلے کو بیان کرکے اس پر احادیث سے مثالیں قائم کرتے ہیں تو ہر حدیث کو سند کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً طہارت کے باب میں تنور پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کے ذیل میں حدیث بیان کرتے ہیں:

" حدثنا ابن ابي عمر، حدثنا سفيان بن عيينة، قال: حدثنا عبد الله بن محمد بن عقيل، سمع جابرا، قال سفيان: وحدثنا محمد بن المنكدر، عن جابر، قال: " خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا معه، فدخل على امراة من الانصار، فذبحت له شاة، فاكل واتته بقناع من رطب، فاكل منه ثم توضا للظهر وصلى ثم انصرف، فاتته بعلالة من علالة الشاة، فاكل ثم صلى العصر ولم يتوضا "[29]

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم )مدینہ میں ( نکلے، میں آپ کے ساتھ تھا، آپ ایک انصاری عورت کے پاس آئے، اس نے آپ کے لیے ایک بکری ذبح کی آپ نے (اسے) تناول فرمایا، وہ تر کھجوروں کا ایک طبق بھی لے کر آئی تو آپ نے اس میں سے بھی کھایا، پھر ظہر کے لیے وضو کیا اور ظہر کی نماز پڑھی، آپ نے واپس پلٹنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ وہ بکری کے بچے ہوئے گوشت میں سے کچھ گوشت لے کر آئی تو آپ نے (اسے بھی) کھایا، پھر آپ نے عصر کی نماز پڑھی اور (دوبارہ) وضو نہیں کیا۔

6: قرآن کی تفسیر میں اقوال صحابہ کو بھی لیتے ہیں اور اقوال صحابہ کو سند کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ مثال:

"حدثنا فهد قال: حدثناابو نعيم قال: حدثنا عزرة بن ثابت عن ابی الزبير عن جابر:قال اتاه رجل فقال: اصابتنی جنابة وانی تمعكت فی التراب فقال:اصرت حمارا/ فضرب بيده الارض ضربته اخرىٰ فمسح بيده الی المرفقين وقال: هكذا التيمم "[30]

7: قرآن کی تفسیر میں اقوال تابعین کو بھی بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ "ولا جنبا الا عابری سبیل" کی تفسیر کے ذیل میں یہ قول اس طرح نقل کیا ہے:

"حدثنا ابن ابی مريم قال: حدثنا الفريابی قال: قال: حدثنا ورقاء عن ابن ابی نجيح عن مجاهد { ولا جنبا الا عابری سبيل} قال : مسافرين لايجدون ماء"[31]

8: امام طحاوی تفسیر قرآن میں مختلف آئمہ فقہاء کے اقوال ان کے نام کے ساتھ بیان کرتے ہیں جیسے "فامسحو بوجوهكم وايديكم"[32] کی تفسیر مختلف آئمہ (امام مالک، ابو حنیفہ، شافعی، ابو یوسف اور امام زفر) کے اقوال کی روشنی میں کی ہے۔[33]

9: تفسیر قرآن میں امام طحاوی آیات کے شان نزول، ناسخ منسوخ اور مختلف قرات پر بحث بھی کرتے ہیں جیسے: قرآن میں وضو میں پاؤں دھونے کے متعلق آیت ہے" وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ "[34] اس میں "ارجلکم" کی مختلف قرات کو امام طحاوی نے

مختلف اقوال کی روشنی میں بیان کیا ہے جیسے:

"حدثنا ابراہیم بن مرزوق، قال: حدثنا ابو داؤد الطیالسی، عن قرہ، عن الحسن انہ قرأ (وارجُلِکُم)"[35]

10: امام صاحب نے حاشیہ میں تمام اقوال روایات کی تخریج کی ہے اور روایات پر حکم بھی لگایا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان ماخذ و منابع کی طرف بھی اشارہ کیا ہے جہاں سے یہ روایات اخذ کی گئی ہیں۔

الغرض امام ابو جعفر طحاوی نے تفسیر القرآن کرتے ہوئے تفسیر بالماثور کے منہج کو اپنایا ہے یعنی ممکن حد تک آیات کی تفسیر آیات قرآنی، احادیث نبوی، اقوال صحابہ سے کی ہے اور ان سب کے بعد آئمہ فقہاء اور اقوال تابعین کو بیان کیا ہے۔ بعض جگہوں پر احناف اور آئمہ ثلاثہ کے اقوال نقل کرنے کے بعد اپنا قول بھی بیان کیا ہے۔

**احکام القرآن للجصاص**

**مصنف کا تعارف**

امام صاحب کا نام "احمد بن علی الرازی الحنفی" اور کنیت "ابو بکر" ہے[36] جبکہ "ابو بکر الجصاص" کے نام سے معروف ہیں۔ آپؒ 305ھ میں "رے" میں پیدا ہوئے جس نسبت سے آپؒ کو الرازی کہا جاتا ہے۔[37] امام صاحب کا شمار وقت کے عظیم حنفی فقہاء میں کیا جاتا ہے۔ درس و تدریس کے سلسلے میں 325ھ میں آپؒ بغداد میں منتقل ہو گئے، وہاں امام ابو حسن کرخی سے فقہ کا علم حاصل کیا۔ آپؒ نے مختلف کتب تحریر کیں جن میں "شرح المناسک، شرح مختصر الطحاوی، احکام القرآن، مختصر اختلاف العلماء، شرح ادب القضاء للخصاف" اور دیگر کئی کتب شامل ہیں۔[38] آپؒ نے 7 ذی الحج 370ھ میں 65 سال کی عمر میں بغداد میں وفات پائی ہے نماز جنازہ ابو بکر محمد بن موسیٰ خوارزمی نے پڑھائی۔[39]

**احکام القرآن للجصاص کا تعارف**

کتاب "احکام القرآن" امام ابو بکر الجصاص حنفی کی تصنیف ہے۔ امام صاحب نے اپنی اس تفسیر میں حنفی متدلات کو یکجا کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ یہ تفسیر تین جلدوں میں قدیمی کتب خانہ کراچی سے طبع ہے۔[40] اس کی قدیم طباعت محمد الصادق قمحاوی کی تحقیق سے ۱۴۱۲ھ میں دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان سے ہوئی ہے۔ اسی طرح دار الکتب العلمیۃ نے ۱۴۱۵ھ میں ۳ جلدوں میں شائع کی ہے۔ اس تفسیر کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے جو مولانا عبد القیوم نے کیا ہے۔ اردو ترجمہ کی اشاعت اول دسمبر 1999 میں شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے توسط سے ادرہ تحقیقات اسلامی پریس، اسلام آباد سے ہوئی ہے۔[41]

**احکام القرآن للجصاص کا منہج**

امام جصاص نے اپنی تفسیر احکام القرآن میں آیات احکام کی تفسیر کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اسلوب اپنایا ہے۔

1: تفسیر احکام القرآن کو اس طرز پر مرتب کیا کہ سورتوں میں تو قرآن کی ترتیب رسمی کو ملحوظ رکھا لیکن ہر سورت میں صرف اسی آیت کو بیان کیا جس سے احکامات مستنبط ہو رہے تھے۔ جیسے سب سے پہلے سورۃ الفاتحہ کو اور اس کے اندر جتنے احکامی مسائل تھے ان کو بیان کیا، پھر سورۃ البقرۃ اور اس کی تمام احکامی آیات، پھر سورۃ آل عمران اور اس کی فقہی آیات۔ الغرض

سورتوں کو اسی ترتیب پر رکھا جس ترتیب سے وہ قرآن پاک میں موجود ہیں۔[42]

2: امام جصاص تفسیر القرآن بالقرآن کرتے ہیں اور آیت کی تفسیر مختلف آیات سے کرتے ہیں جس کی وضاحت اس آیت کی تفسیر سے بھی ہوتی ہے:

" مِنۡهُ اٰيٰتٌ مُّحۡكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الۡكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ "سورۃ آل عمران کی اس آیت نمبر چھ میں محکم اور متشابہ کی تفسیر

" اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِيۡثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ" سے کی اور مختلف دوسری آیات بھی اس کے ضمن میں بیان کی ہیں۔[43]

3: امام جصاص محدث بھی تھے لہذا تفسیر القرآن بالحدیث کرتے ہوئے جب آیات کی ذیل میں کوئی حدیث لاتے ہیں تو حدیث کو پوری سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں جیسے "سورۃ آل عمران آیت 77 قسم کھانے کی اہمیت و کیفیت کی تفسیر میں یہ حدیث بیان کی:

"امام مالک نے علاء بن عبد الرحمٰن سے، انہوں نے معبد بن کعب سے، انہوں نے عبد اللہ بن کعب سے اور انہوں نے حضرت ابو امامہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق لیا اللہ اس پر جنت حرام کر دے گا اور جہنم واجب کر دے گا۔"[44]

4: قرآن اور احادیث کے بعد اقوال صحابہ کو ترجیح دیتے ہیں لہذا تفسیر القرآن باقوال الصحابہ کی ہے۔ امام صاحب بعض جگہ پر کسی آیت کے ضمن میں تمام اقوال صحابہ بیان کرتے ہیں اور بغیر ترجیح کے چھوڑ دیتے ہیں جس سے مراد ہے کہ تمام اقوال مفسر کے نزدیک ٹھیک ہیں جیسے آیت:

"فَاِنۡ كَانَ لَهٗۤ اِخۡوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ"

کے تحت حضرت علی، زید بن ثابت، عمر، عثمان، ابن مسعود اور ابن عباس کے اقوال کو نقل کیا ہے۔[45]

5: امام جصاص کسی آیت کی تفسیر میں مجازا معنی بھی لیتے ہیں جیسے آیت: " وَاٰتُوا الۡيَتٰمٰٓى "[46] کی تفسیر کرتے ہوئے مجازی معنی بھی بیان کیے ہیں۔[47]

6: امام جصاص آیت کی تفسیر کرتے ہوئے الفاظ کی مختلف قرات اور بیان کرتے ہیں اور عربی لغت سے بھی مدد حاصل کرتے ہیں جیسے لفظ "تجارۃ" کی تمام قرات کو بیان کیا ہے اور عربی اشعار سے بھی اس کے معانی واضح کیے ہیں۔[48]

7: احکام القرآن کی یہ کتاب چونکہ حنفی مسلک کے مطابق ہے لہذا مفسر جب کسی آیت کی تفسیر کرتے ہیں تو امام ابو حنیفہ کا مسلک بیان کرتے ہیں اور دلائل بھی دیتے ہیں۔ باقی تمام آئمہ کا مسلک بیان کرتے ہوئے ان پر رد بھی کرتے ہیں جیسے "مہر میں اضافہ کرنے" میں تمام اختلاف آئمہ کو بیان کیا اور آخر میں اپنا مسلک یعنی احناف کا مسلک بیان کیا اور اس پر دلائل بھی دیئے ہیں۔[49]

8: امام جصاص اصول فقہ کو آیت کے ضمن میں بیان کرتے ہیں۔

9: مفسر آیت کی تفسیر میں قواعد فقہیہ کو بیان کرتے ہیں اور ان سے تفسیر کرتے ہیں۔

10: آیات کی تفسیر کرتے ہوئے اشعار کو بھی بطور مثال بیان کرتے ہیں جیسے "بچے کا نسب ماں کی بجائے باپ کی

طرف ہوگا" اس کے ضمن میں یہ شعر بیان کیا:

"بنونا بنو ابنائنا وبناتنا بنوهن ابنا الرجالالاباعد"[50]

"ہماری اولاد وہ ہے جو ہمارے بیٹے بیٹیوں سے ہوتی ہے اور ان عورتوں کی اولاد وہ ہے جو دور کے رشتہ داروں کے صلب سے پیدا ہوئی ہے۔"

11: امام صاحب بعض جگہ آیت کا شان نزول یا سبب نزول بھی بیان کرتے ہیں جیسے آیت:

"كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ"[51]

کے تحت اس آیت کا سبب نزول بیان کیا ہے۔[52]

12: کسی آیت کی تفسیر میں مختلف لوگوں کے اقوال نقل کرتے ہیں جیسے "مکہ" اور "بکہ" میں فرق بیان کرتے ہوئے امام حسن بصری، امام زھری، امام مجاہد، امام قتادہ، اور ابو عبیدہ کا اقوال بیان کیے ہیں۔[53]

13: کسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام صاحب عقلی دلائل بھی دیتے ہیں جیسے "حرمت متعہ" پر عقلی دلائل دیئے ہیں۔[54]

الغرض احکام القرآن للجصاص حنفی مسلک کے مطابق لکھی جانے والی دوسری جامع تفسیر ہے جو کہ تفاسیر احکام القرآن میں مصادر کی حیثیت رکھتی ہے۔اس تفسیر میں احکام القرآن للطحاوی سے زیادہ جامعیت اور تفصیل پائی جاتی ہے۔

**احکام القرآن للالکیاہراسی**

**مصنف کا تعارف**

امام صاحب کا نام "علی بن محمد بن علی"، لقب "عماد الدین طبری" اور کنیت "ابو الحسن" ہے۔آپؒ الکیاہراسی کے نام سے معروف ہیں۔آپؒ 5 ذوالقعدہ 450ھ میں طبرستان میں پیدا ہوئے۔[55] شوافع المسلک ہونے کی وجہ سے آپؒ کو شوافع فقہاء میں بڑا مقام حاصل تھا۔ حصول علم کے لیے بغداد گئے اور پھر باقی کی زندگی وہیں درس وتدریس میں مشغول رہے۔امام صاحب نے مختلف کتب تصنیف کیں جن میں "احکام القرآن، مطالع الاحکام، التعلیق فی اصول فقہ" جیسی دیگر کئی کتب شامل ہیں۔آپؒ نے بغداد میں 504ھ میں وفات پائی ہے۔[56]

**احکام القرآن للالکیاہراسی کا تعارف**

امام صاحب کی تفسیر کا نام "احکام القرآن" ہے جس میں آپؒ نے شوافع علمآء کے آیات الاحکام کے بارے میں استدلات واستنباط کو جمع کیا ہے۔[57] یہ تفسیر ۱۴۰۳ھ میں چار جلدوں میں دارالکتب العلمیہ سے شائع ہوئی ہے۔اور 1405ھ میں دارالکتب العلمیہ طبع ثانیہ موسی محمد علی کی تحقیق سے شائع ہوئی ہے۔

**احکام القرآن للالکیاھراسی کا منہج**

امام الکیاالھراسی کا اپنی تفسیر احکام القرآن میں اسلوب یہ رہا ہے کہ یہ آیت کو بیان کرنے کے بعد مختصر اس کو وضاحت کرتے ہیں اور پھر اس آیت کے بارے میں شوافع علمآء کے استدلال کی تشریح کرتے ہیں۔امام شافعی اور ان کے تلامذہ کی کتب

سے استدلات نقل کرتے ہیں۔ باقی آیات کی تفسیر میں مندرجہ ذیل منہج اپنایا ہے۔

1: امام صاحب نے اپنی تفسیر کو سورتوں کی ترتیب کے مطابق مرتب کیا ہے جیسے سورۃ البقرۃ اور اس میں موجود تمام فقہی مسائل، پھر سورۃ آل عمران اور اس میں موجود احکامات وغیرہ۔[58] پہلے سورت کا نام بیان کرتے ہیں پھر آیت کو بیان کرکے اس میں موجود مسائل کی وضاحت کرتے ہیں۔

2: امام صاحب تفسیر القرآن بالقرآن کرتے ہیں جیسے آیت: " خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ "[59] کی تفسیر دوسری آیات سے کی ہے۔[60]

3: امام صاحب تفسیر القرآن بالحدیث بھی کرتے ہیں جیسے آیت: " وَ لَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ "[61] کی تفسیر کے ذیل میں احادیث بیان کی ہیں۔[62]

4: امام صاحب آیات کی تفسیر میں ناسخ منسوخ کی بحث بھی کرتے ہیں جیسے آیت: " قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ "[63] کی تفسیر کی ہے۔[64]

5: آیات کی تفسیر کے دوران اشعار سے بھی دلائل دیتے ہیں۔[65]

6: امام صاحب دوسرے آئمہ کے اقوال کو بھی نقل کرتے ہیں بعض آیات کی تفسیر میں جیسے پانی کے مردار کے بارے میں امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اقوال نقل کیے ہیں۔[66]

7: بعض جگہ امام صاحب اقوال نقل کرتے ہیں لیکن قائلین کے نام نہیں لیتے ہیں جیسے فرماتے ہیں:

"قال قائلون من علماء السلف: يقتل السيد بعبده"[67]

8: امام صاحب چونکہ شوافع المسلک ہیں اس لیے امام شافعی کے تمام اقوال نقل کرتے ہیں اور پھر ان پر دلائل بھی دیتے ہیں جیسے آیت: " كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ "[68] کی تفسیر امام شافعی کے مختلف اقوال کی روشنی میں کی ہے۔[69]

9: تفسیر القرآن باقوال تابعین بھی کرتے ہیں جیسے آیت: " كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ "[70] کی تفسیر کے ذیل میں بیان کیے ہیں۔[71]

10: امام صاحب آیات کی تفسیر اقوال صحابہ کی روشنی میں بھی کرتے ہیں جیسے آیت: " يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا "[72] کے ذیل میں مختلف صحابہ کے اقوال نقل کیے ہیں۔[73]

11: امام صاحب کی تفسیر چونکہ فقہی تفسیر ہے لہٰذا صرف انہی آیات کو بیان کیا ہے جن سے احکامات مستنبط ہو رہے ہیں پورے قرآن کی تفسیر نہیں کی ہے۔

12: امام ابو بکر جصاص نے اپنی تفسیر احکام القرآن للجصاص میں جو اشکالات بیان کیے ہیں یہ ان کے جابجا جواب بھی

دیتے ہیں جیسے حرمت مصاہرت میں مختلف اشکالات کا جوابات دیے ہیں۔[74]

13: امام صاحب کی پوری تفسیر کا اسلوب یکساں نہیں ہے شروع میں آیات کی تفسیر بہت تفصیل سے کی ہے جبکہ آخر میں نہایت مختصر تفسیر کی ہے۔

الغرض جس طرح احناف کے ہاں ابتدائی مآخذ میں احکام القرآن للجصاص کو شمار کیا جاتا ہے اسی طرح شوافع کے ہاں احکام القرآن للالکیاہراسی کا شمار مصادر میں کیا جاتا ہے۔

**احکام القرآن (ابن العربی)**

**مصنف کا تعارف**

امام صاحب کا نام محمد بن عبداللہ ہے۔ سلسلہ نسب: ابو بکر محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبد اللہ بن احمد معافری اندلسی اشبیلی ہے۔آپؒ ابن العربی مالکی کے نام سے معروف تھے۔امام صاحب 468ھ میں اشبیلیہ کے مقام پر پیدا ہوئے جس وجہ سے اشبیلیہ کی طرف نسبت کی جاتی ہے۔امام صاحب کا شمار مالکی فقہاء میں ہوتا تھا لہٰذا آپؒ نے مختلف کتب تصنیف کیں جن میں جامع ترمذی کی شرح، کتاب ناسخ منسوخ، کتاب امہات المسائل،کتاب الصناف،کتاب القبس شرح موطا امام مالک،اور احکام القرآن جیسی دیگر کئی کتب شامل ہیں۔[75] امام صاحب نے543ھ میں مراکش کے شہر فاس میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے ہیں۔[76]

**احکام القرآن (ابن العربی) کا تعارف**

احکام القرآن (ابن العربی) مالکی مسلک کے مطابق لکھی جانی والی مشہور تفسیر ہے۔ فقہی تفاسیر میں اس کتاب کو نمایاں اہمیت حاصل ہے۔ یہ کتاب عربی زبان میں دو جلدوں میں ہے۔[77] بعد میں عبدالقادر عطا کی تحقیق سے مکتبہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان سے چار جلدوں میں بھی طبع ہوئی ہے۔امام صاحب نے شروع کتاب ایک مختصر مقدمہ تحریر کیا، جس میں اس کا سبب تالیف بیان کیا ہے۔[78] احکام القرآن کے ابتدائی مصادر میں اس تفسیر کا شمار ہوتا ہے۔

**احکام القرآن (ابن العربی) کا منہج**

امام ابن العربی نے اپنی تفسیر احکام القرآن میں درج ذیل اسلوب اپنایا ہے۔

1: امام صاحب اپنی تفسیر میں سورتوں کو قرآن کی ترتیب کے مطابق رکھتے ہیں لیکن سورتوں میں صرف انہی آیات کو بیان کرتے ہیں جن سے احکامات مستنبط ہوتے ہیں جیسے سورۃ البقرۃ میں آیت نمبر تین سے شروع کیا ہے۔[79]

2: کسی بھی آیت کو بیان کرنے کے بعد پہلے آیت میں موجود مسائل کی تعداد بتاتے ہیں پھر ہر مسئلے کو ایک ایک کرکے تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔[80] یہی اسلوب بعد میں پھر بہت سارے مفسرین نے اپنایا ہے۔

3: امام صاحب جب کوئی مسئلہ بیان کرتے ہیں تو اس مسئلے کے استنباط میں علماء کے مختلف اقوال نقل کرتے ہیں لیکن قائلین کے نام نہیں بیان کرتے ہیں جیسے: لفظ

"بِالْغَيْبِ"

کی تفسیر میں علمآء کے اختلافی اقوال نقل کیے لیکن قائلین کے نام نہیں بیان کیے ہیں۔[81]

4: امام صاحب تفسیر القرآن باقوال صحابہ کرتے ہیں جیسے: آیت:

"رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ"[82]

کی وضاحت میں ابن عباس اور ابن مسعود کے اقوال کو نقل کیا ہے۔[83]

5: امام صاحب آیات کی تفسیر کے دوران اصول فقہ کو بھی بیان کرتے ہیں جیسے آیت:

"هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ "[84]

میں اصول فقہ سے بحث کی ہے۔[85]

6: امام صاحب چونکہ مالکی تھے اس لیے تفسیر میں اکثر "وقال علمآؤنا" کہتے ہیں جس سے مراد مالکی علمآء ہیں۔[86]

7: امام صاحب تمام آئمہ فقہاء کے اقوال نقل کرتے ہیں لیکن امام شافعی کے اقوال کو زیادہ بیان کرتے ہیں اور پھر ان پر مختلف دلائل سے رد کرتے ہیں جیسے آیت:

"وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ"[87]

کی تفسیر میں امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام مالک کے اقوال نقل کیے ہیں۔[88]

8: امام صاحب تفسیر القرآن بالحدیث کرتے ہیں جیسے آیت:

"وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ"[89]

کی تفسیر میں مختلف احادیث بیان کی ہیں۔[90]

9: امام صاحب آیات کا سبب نزول بیان کرتے ہیں جیسے سورۃ البقرۃ کی آیت 187 کا سبب نزول بیان کیا ہے۔[91]

10: امام صاحب سورتوں کے فضائل بھی بیان کرتے ہیں جیسے سورۃ الفاتحہ کے فضائل بیان کیے ہیں۔[92]

11: امام صاحب عربی اشعار سے بھی آیات کی تفسیر کرتے ہیں جیسے لفظ:

"وَتَحِيَّتُهُمْ"

کی تفسیر میں شعر بیان کیا ہے۔[93]

12: امام صاحب نے صرف آیات الاحکام کی تفسیر ہی نہیں کی بلکہ کئی جگہوں پر دیگر آیات کی بھی تشریح کی ہے اس لیے اس تفسیر میں نہ صرف آیات الاحکام کی تفسیر کا فائدہ ہوتا ہے بلکہ دیگر آیات قرآنی کی تفسیر بھی ملتی ہے۔

13: امام صاحب روایات کے بیان میں بہت احتیاط برتتے تھے اسی لیے اس تفسیر میں اسرائیلی روایات اور موضوع روایات کو بیان کرنے سے قطعاً اجتناب برتا گیا ہے۔

الغرض احکام القرآن لابن العربی اپنی طرز کی ایک مفید اور جامع تفسیر ہے جس کو مالکیہ کے ہاں احکام القرآن کے ابتدائی

ماٰخذ میں شمار کیا جاتا ہے۔

## الجامع لاحکام القرآن

### مصنف کا تعارف

الجامع لاحکام القرآن کے مصنف امام ابو عبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبیؒ ہیں۔ ابو عبد اللہ آپؒ کی کنیت ہے اور قرطبہ شہر کی طرف نسبت کرتے ہوئے امام صاحب کو قرطبیؒ کہا جاتا ہے۔ سلسلہ نسب: امام ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح انصاری خزرجی اندلسی قرطبیؒ ہے۔امام قرطبیؒ مسلک کے اعتبار سے مالکی عالم تھے ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے علم تفسیر اور حدیث میں آپؒ کو بلند مقام عطافرمایا تھا۔آپؒ نے مختلف کتب تصنیف کیں جن میں الجامع لاحکام القرآن (المعروف تفسیر قرطبیؒ)، شرح اسمآء اللہ الحسنیٰ، کتاب شرح التقصی، کتاب التذکرۃ بامور الاخرۃ و دیگر شامل ہیں۔امام صاحب کی وفات 671ھ ماہ شوال میں مصر میں ہوئی ہے اور وہیں پر آپؒ کی تدفین ہوئی ہے۔[94]

### الجامع لاحکام القرآن کا تعارف

الجامع لاحکام القرآن "المعروف تفسیر قرطبیؒ مالکی مسلک کے مطابق لکھی جانے والی سب سے ضخیم تفسیر ہے۔ یہ تفسیر نو ضخیم جلدوں میں طبع ہے۔اس تفسیر کا نسخہ محقق عبدالرزاق مہدی کی تحقیق سے مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ سے طبع ہے۔ تفسیر کے آغاز میں نہایت جامع مقدمہ لکھا گیا ہے جس میں علوم القرآن کی کچھ مباحث، کو ذکر کیا ہے۔ امام قرطبیؒ کی تصنیفات میں سب سے زیادہ شہرت تفسیر قرطبیؒ کو حاصل ہوئی ہے۔ یہ تفسیر عربی زبان میں ہے جب کہ اس کا اردو ترجمہ مولانا شوکت علی، مولانا محمد ملک بوستان، مولانا محمد شاہ اقبال گیلانی اور مولانا محمد انور نے ادارہ ضیاء المصنّفین کے زیر اہتمام کیا ہے۔ سال 2012ء میں اردو ترجمہ کی پہلی اشاعت ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور سے ہوئی ہے۔امام صاحب نے اپنی اس تفسیر میں احکام القرآن لابن العربی کو بنیاد بنایا ہے اور مختلف مقامات پر امام ابن العربی کے منہج کو اپنایا ہے۔ یہ تفسیر چھٹی اور ساتویں ہجری کے درمیان لکھی گئی ہے، مالکیہ کے ہاں اس تفسیر کو مصادر میں شمار کیا جاتا ہے۔

### الجامع لاحکام القرآن کا منہج

تفسیر قرطبیؒ میں امام صاحب نے مندرجہ ذیل اسلوب اپنایا ہے۔

1: امام قرطبیؒ نے اگرچہ اپنی تفسیر کو "الجامع لاحکام القرآن " کا نام دیا ہے لیکن آپؒ نے اس میں صرف احکامی آیات کی تفسیر نہیں بلکہ پورے قرآن کی تفسیر کی ہے اور قرآن کی ترتیب کے مطابق سورتوں اور آیات کو مرتب کیا ہے۔[95]

2: امام قرطبیؒ اپنی تفسیر میں لغوی اور صرفی بحث بھی کرتے ہیں اور لغوی معنی میں اشعار سے استدلال کرتے ہیں جیسے آیت:

"فَلَآ اِثۡمَ عَلَيۡهِ"

کی تفسیر میں عرب کا یہ شعر بیان کیا ہے:

"ان لم اقاتل فالبسوانی برقعا"[96]

اگر میں نے قتال نہ کیا تو تم مجھے برقع پہنا دینا۔

ایک دوسری جگہ :

"خَذَتۡہُ الۡعِزَّۃُ"

میں عزۃ کا معنی بیان کرتے ہوئے عرب کا شعر نقل کیا ہے:

"اخذته عزه من جهله فتولى مغضبافعل الضجر"[97]

اسے اس کی دور جاہلیت کی حمیت نے آلیا پس اس نے حالت غضب میں تنگی کے فعل کا ارتکاب کیا۔

مزید آیت:

"سَلۡ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ"[98]

میں لفظ "سَل" کی تفسیر میں صرفی و نحوی بحث مختلف اقوال کی روشنی میں کی ہے۔[99]

3: امام قرطبیؒ چونکہ مالکی ہیں لہٰذا مالکی مسلک کو بیان کرتے ہیں جیسے:

"اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ"

کے ذیل میں حج کے ایام کی تعداد مختلف آئمہ کے اقوال کی روشنی میں بیان کرتے ہیں اور آخر میں امام مالک کا مذہب بیان کرتے ہیں۔[100] اور جہاں مالکیہ کے کسی مسئلہ کے بارے میں مختلف اقوال ہوں تو وہ بیان کرتے ہیں اور پھر کسی ایک قول کو ترجیح دیتے ہیں اور اس پر دلائل دیتے ہیں جیسے خفین پر مسح کے بارے میں امام مالک کے مختلف اقوال نقل کیے ہیں اور پھر آخر میں مختار قول بیان کیا ہے۔[101]

4: آیت سے براہ راست مستنبط ہونے والے مسائل تو بیان کرتے ہیں لیکن اگر آیت کے ضمن میں کوئی مسئلہ آجائے تو اس پر بھی سیر حاصل بحث کرتے ہیں۔

5: آیت کی تفسیر میں میں اقوال صحابہ بھی بیان کرتے ہیں جیسے محکم اور متشابہات کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت ابن عباس، ابن مسعود، جابر بن عبداللہ کے اقوال نقل کیے ہیں۔[102]

6: امام صاحب شروعات میں سورت کے مختلف نام بیان کرتے ہیں اور سورت کے فضائل بھی بیان کرتے ہیں جیسے سورۃ آل عمران میں سورت کے اور نام بھی بیان کیے ہیں ہے۔[103]

7: امام قرطبیؒ دیگر آئمہ سے زیادہ فقہی مسائل بیان کرتے ہیں جیسے سورۃ البقرۃ کی آیت 43 کے تحت نماز کے متعلق تمام احکامات کو بیان کیا ہے۔[104] اسی طرح آیت 115 کے ذیل میں استقبال قبلہ کی مفصل وضاحت کی ہے۔[105] اسی لیے یہ تفسیر نو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔

8: امام صاحب اپنی تفسیر میں علم الکلام پر بھی بحث کرتے ہیں جیسے آیت:

"وَسِعَ کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ"[106]

کی تفسیر کی ہے۔[107]

9: امام صاحب نے اپنی تفسیر میں کثرت سے آیات کی ذیل میں احادیث مبارکہ کو بیان کیا ہے جیسے آیت:

"هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ"[108]

کی تفسیر میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث بیان کی ہے۔[109]

10: امام صاحب تفسیر میں صوفیاء کے اقوال نقل کرتے ہیں جیسے آیت:

"لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ"[110]

کی وضاحت میں بیان کیے ہیں۔[111]

11: تفسیر قرطبی میں امام صاحب قرات کی بحث بھی لاتے ہیں جیسے آیت:

"وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ"

"ویُھلِکَ الحرْثَ"[112] میں لفظ "یُھلِکَ" کی قرات بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب کی قرات میں یُھلِکَ ہے اور حضرت حسن اور قتادہ نے اسے یُھلِکُ رفع کے ساتھ پڑھا ہے۔[113]

12: جب کسی آیت کی تفسیر کرتے ہیں تو پہلے آیت بیان کرنے کے بعد اس آیت میں آنے والے مسائل کی تعداد بتاتے ہیں جیسے:

"وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ"[114]

اس میں چھ مسائل ہیں۔"[115] یہ وہ منہج ہے جو امام ابن العربی نے اپنی تفسیر میں اپنایا تھا۔

13: امام صاحب آیت کا شان نزول بھی بیان کرتے ہیں جیسے آیت:

"وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ"[116]

کا شان نزول ذکر کرتے ہیں۔[117]

14: امام صاحب تفسیر القرآن بالقرآن کرتے ہیں جیسے:

"اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى"[118]

کی تفسیر مختلف آیات کی روشنی میں کرتے ہیں۔[119]

الغرض امام صاحب اپنی اس تفسیر میں مزید لغت، قرات، اعراب، مختلف فرقوں (معتزلہ، قدریہ، روافض وغیرہ) کا رد، اور غریب الفاظ کی وضاحت بھی کرتے ہیں۔[120] اس تفسیر سے پہلے چونکہ نمونہ کے طور پر احکام القرآن کی اوپر بیان کردہ تفاسیر موجود تھیں اس لیے اس تفسیر میں نہایت جامعیت اور تفصیل پائی جاتی ہے، احکام القرآن پر اتنی جامع تفسیر نہ اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد کبھی لکھی گئی، اگرچہ اس کے بعد بھی احکام القرآن پر تفاسیر لکھی گئی ہیں مگر کسی میں اتنی جامعیت نہیں پائی گئی ہے۔

## الاکلیل فی استنباط التنزیل

### مصنف کا تعارف :

امام جلال الدین سیوطی کا نام " عبد الرحمٰن بن کمال الدین ابی بکر بن عثمان السیوطی المصری الشافعی " ہے۔ آپؒ کی کنیت ابو الفضل اور لقب جلال الدین سیوطی ہے۔ آپؒ یکم رجب 849ھ میں مصر کے شہر قاہرہ میں پیدا ہوئے تھے۔ امام صاحب کو مختلف علوم پر دسترس حاصل تھی آپؒ نے مختلف کتاب تصنیف کیں جن میں "الاتقان فی علوم القرآن، الدرر المنثور، اسرار التنزیل اور الاکلیل فی استنباط التنزیل" جیسی دیگر کئی کتب شامل ہیں۔ آپؒ نے جمعہ کے دن 911ھ میں اکسٹھ سال اور چند ماہ کی عمر میں وفات پائی ہے۔[121]

### تعارف الاکلیل فی استنباط التنزیل

"الاکلیل فی استنباط التنزیل" علامہ جلال الدین سیوطی کی فقہی تفسیر ہے۔[122] اس تفسیر میں صرف ان آیات کو بیان کیا گیا ہے جن سے احکامات مستنبط ہو رہے ہیں۔ یہ کتاب ایک جلد میں سیف الدین عبد القادر الکاتب کی تحقیق سے دار الکتب العلمیہ سے طبع ہے۔ امام جلال الدین سیوطی نے اس تفسیر کو نہایت اختصار کے ساتھ مرتب کیا ہے، شوافع کے متدلات کو جمع کیا ہے اور انتہائی اختصار کے ساتھ ان کی وضاحت کی ہے، جہاں ضرورت پڑی وہاں دوسرے علمآء کے اقوال کو بھی نقل کیا ہے۔

### الاکلیل فی استنباط التنزیل کا منہج

1: امام صاحب کا اسلوب یہ ہے کہ پورے قرآن کی تفسیر نہیں کرتے ہیں بلکہ صرف وہ آیات ذکر کرتے ہیں جن سے مسائل مستنبط ہو رہے ہوں۔ آیت ذکر کرکے اس سے جو مسئلہ مستنبط ہو رہا ہو اس کو بیان کرتے ہیں۔

2: امام صاحب دوسرے آئمہ فقہاء کے اقوال بھی نقل کرتے ہیں جیسے آیت :
"فَإِذَآ أَمِنتُمْ "[123]

کے تحت امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اقوال نقل کیے ہیں۔[124]

3: امام صاحب قواعد فقہیہ کو بھی بیان کرتے ہیں جیسے آیت :
"يُرِيدُ ٱللَّهُ بِكُمُ ٱلْيُسْرَ "[125]

کے ذیل میں بیان کیے ہیں۔[126]

4: امام صاحب تفسیر القرآن باقوال صحابہ کرتے ہیں جیسے آیت :
"فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ ٱلشَّهْرَ "[127]

کے تحت مختلف صحابہ کے اقوال نقل کیے ہیں۔[128]

5: امام صاحب نے سورتوں کی ترتیب کے مطابق تفسیر کو مرتب کیا ہے یعنی پہلے سورۃ الفاتحہ، البقرۃ، آل عمران ترتیب سے۔

الغرض شوافع مسلک کے مطابق لکھی جانے والی احکام القرآن کی تفاسیر میں یہ سب سے مختصر تفسیر ہے۔

**دیگر کتب احکام القرآن:**

مذکورہ سات کتب احکام القرآن کے علاوہ بھی آیات الاحکام پر بہت ساری تفاسیر مرتب کی گئی ہیں جس میں " تیسیرالبیان لاحکا م القرآن "ابن نور الدین شافعی، "احکام القرآن" اسماعیل بن اسحاق مالکی،[129] "احکام القرآن للتھانوی"، " ”نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام" نواب صدیق حسن و دیگر عظیم کتب تفسیر شامل ہیں، مگر چونکہ زیر نظر مقالہ کا مقصد احکام القرآن کے مطبوعہ مصادر کا تعارف کرانا ہے اس لیے یہاں دیگر (مطبوعہ و غیر مطبوعہ) احکام القرآن کی تفاسیر کو چھوڑ کر صرف مصادر کا تعارف و منہج بیان کیا گیا ہے۔

**نتائج البحث:**

1. قرآن پاک کی آیات کی مختلف جہات سے تفسیر کی گئی ہے جن میں ایک جہت ان آیات کی تفسیر کرنا ہے جن سے کوئی احکام شرعی مستنبط ہو رہا ہو، ایسی آیات کی تفسیر پر مبنی تفاسیر کو "احکام القرآن" یا "فقہی تفسیر" کہتے ہیں۔
2. قرآن پاک کی ایسی آیات جن سے احکامات شرعیہ مستنبط ہو رہے ہوں ان کو "آیات الاحکام" کہا جاتا ہے۔
3. آیات الاحکام کی تعداد مختلف مفسرین کے نزدیک مختلف ہے۔
4. آیات الاحکام پر مختلف زمانوں میں مختلف تفاسیر تصنیف کی گئی ہیں جن میں بعض مطبوعہ، بعض غیر مطبوعہ اور بعض بالکل مفقود ہیں۔
5. "احکام القرآن للشافعی" امام بیہقیؒ کی احکام القرآن پر سب سے پہلی مطبوعہ تفسیر ہے، جس کو احکام القرآن کے مصادر میں شمار کیا جاتا ہے۔
6. احکام القرآن کے بنیادی مصادر میں "احکام القرآن للشافعی"، احکام القرآن للطحاوی"، " احکام القرآن للجصاص"، "احکام القرآن للالکیاھراسی"، احکام القرآن لابن العربی " اور احکام القرآن للقرطبیؒ " شامل ہیں ۔ تمام مفسرین نے مختلف مسالک کے مطابق یہ تفاسیر مرتب کی ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

## حواشی وحوالہ جات

[1] الجصاص، احمد بن علی، ابو بکر، احکام القرآن، مترجم: مولانا عبدالقیوم، شریعہ اکیڈمی (اسلام آباد)، ط:1، ج:1، ص:1

*Al Jaṣṣāṣ, Aḥmad bin Alī Abū Bakar, Aḥkām al Qurān, (Nāshir: Sharī´ah academy, Islamabad), Vol:1, P:1*

[2] ملاجیون، شیخ احمد، تفسیرات احمدیہ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز (لاہور)، ص:22

*Mullā Jīwan, Shaykh Aḥmad, Tafsīrāt Aḥmadiyyah, (Nāshir: Ḍiā al Qurān, Publīcations, lāhor), P:22*

[3]ایضا

*Ibid*

[4]ابو بکر البیہقی، احمد بن الحسین، احکام القرآن للشافعی - جمع البیہقی، (مقدمہ: محمد زاہد الکوثری)، مکتبۃ الخانجی – القاہرۃ،ط:1994، ج:1، ص:14

*Abū Bakr Al Bayhaqī, Aḥmad bin al Ḥussayn, Aḥkām al Qurān lil Shāfi'ī, (Nāshir: Maktabah al Khānjī, Caira, 1994ac), Vol:1, P:14*

[5]ابو العباس احمد بن محمد، وفیات الأعیان، دار صادر – بیروت، ج:1، ص:75

*Abū al 'Abbās Aḥmad bin Muḥmmad, Wafayāt al A'yān, (Nāshir: Dār Ṣādir, Bayrūt), Vol:1, P:75*

[6]ذھبی، شمس الدین محمد بن احمد، تذکرۃ الحفاظ، مکتبہ رحمانیہ لاہور، ج:3، ص:220

*Dhahabī, Shmas al Dīn, Muḥmmad bin Aḥmad, Tadhkira al Ḥuffāẓ, (Nāshir: Maktabah Raḥmāniyyah, Lahure), Vol:3, P:220*

[7]محمد یوسف فاروقی، بر صغیر میں تفسیر قرآن کا فقہی اسلوب، فکر و نظر (اسلام آباد)، ج:36، شمارہ:2، ص:4

*Muḥmmad Yūsuf Fārūqī, Bar Ṣaghīr Main Tafsīr Qurān Kā Fiqhī Uslūb, (Nāshir: Fikru Naẓar, Islamabad), Vol:36, Issue:2, P:4*

[8]: البیہقی، ابو بکر احمد بن حسین، امام، احکام القرآن للامام الشافعی، دار احیاء العلوم (بیروت، لبنان)، ط:1، ج:1، ص:22

*Al Bayhaqī, Abū Bakr, Aḥmad bin Ḥussayn, Aḥkām al Qurān lil Shāfi'ī, (Nāshir: Dār Iḥyā' al Ulūm, Bayrūt, Labnaān), Vol:1, P:22*

[9]ایضا، ص:53

*Ibid*

[10]احکام القرآن للامام الشافعی، ج:1، ص:322

*Aḥkām al Qurān lil Shāfi'ī, Vol:1, P:322*

[11] ایضا، ص:331

*Ibid. P:331*

[12] احکام القرآن للامام الشافعی، ج:1، ص:43

*Aḥkām al Qurān lil Shāfi'ī, Vol:1, P:43*

[13]البقرۃ، الآیہ:282

*Al Baqrah, Al Āyah: 282*

[14]احکام القرآن للامام الشافعی، ج:1، ص:476

*Aḥkām al Qurān lil Shāfi'ī, Vol:1, P:476*

[15]احکام القرآن للامام الشافعی، ج:1، ص:480

*Aḥkām al Qurān lil Shāfi'ī, Vol:1, P:480*

[16]احکام القرآن للامام الشافعی، ج:1، ص:322

*Aḥkām al Qurān lil Shāfi'ī, Vol:1, P:322*

[17]ابن نقطہ حنبلی، محمد بن عبد الغنی، التقیید لمعرفۃ رواۃ السنن والمسانید (کمال یوسف الحوت)، دار الکتب العلمیۃ، ط:1 (1408ھ)، ص:174

*Ibn NuqṭAḥmad Ḥambalī, Muḥmmad bin ʹAbd al Ghnaī, Al Taqīd Li Maʹrifah Ruwāt al Sunan wal Masānīd, (Nāshir: Dār al Kutub al ʻIlmiyyah, 1408ah), P:174*

[18]زرکلی، خیر الدین بن محمود، الاعلام، دار العلم للملایین،ط:2002م، ص:206

*Zarkalī, Khayr al Dīn bin Maḥmūd, Al Aʹlām, (Nāshir: Dār al ʹIlam, lil Malāīn), P:206*

[19]ابن خلکان، وفیات الاعیان، ج:1، ص71

*Ibn Khalkān, Wafayāt al Aʹyān, Vol:1, P:71*

[20]ذہبی، محمد بن احمد، تاریخ الاسلام وَوَفیات المشاہیر وَالأعلام (محقق: بشار عوّاد معروف)، دار الغرب الاسلامی، ط:1(2003م)، ج:7، ص:439

*Dhahabī, Muḥmmad bin Aḥmad, Tārīkh al Islām wa Wafayāt al Mashāhīr wal Aʹlām, (Nāshir: Dār al ghurb al Islāmī, 2003ac), Vol:7, P:439*

[21]الاعلام، ص:206

*Al Aʹlām, P:206*

[22] الطحاوی، احمد بن محمد، ابو جعفر، احکام القرآن الکریم، مرکز البحوث الاسلامیۃ التابع لوقف الدیانۃ الترکی، ج:1، ص:1

*Al Ṭaḥāwī, Aḥmad bin Muḥmmad, Aḥkām al Qurān, (Nāshir: Markaz al Buḥūth al Islāmiyyah al Tābiʹ li Waqf al Diyānah al Turkī, Vol:1, P:1*

[23]الطحاوی، احکام القرآن الکریم، ج:1، ص:66

*Al Ṭaḥāwī, Aḥkām al Qurān, Vol:1, P;66*

[24]المائدہ، الآیہ، 6

*Al Mā,idah, Al Āyah: 6*

[25]الطحاوی، احکام القرآن الکریم، ج:1، ص:74

*Al Ṭaḥāwī, Aḥkām al Qurān, Vol:1, P:74*

[26]ایضا، ص:77

*Ibid, P:77*

[27]الطحاوی، احکام القرآن الکریم، ج:1، ص:70

*Al Ṭaḥāwī, Aḥkām al Qurān, Vol:1, P:70*

[28]ایضا، ص:77

*Ibid, P:77*

[29]ایضا (بحوالہ سنن ترمذی)

*Ibid*

[30]الطحاوی، احکام القرآن الکریم، ج:1، ص:108

*Al Ṭaḥāwī, Aḥkām al Qurān, Vol:1, P:108*

[31]ایضا، ص:114

*Ibid*

[32]المآئدۃ، الآیہ:6

*Al Mā,idah, Al Āyah: 6*

[33]الطحاوی، احکام القرآن الکریم، ج:1، ص:103

*Al Ṭaḥāwī, Aḥkām al Qurān, Vol:1, P:103*

[34]المائدۃ، الآیہ:6

*Al Mā,idah, Al Āyah: 6*

[35]الطحاوی، احکام القرآن الکریم، ج:1، ص:81

*Al Ṭaḥāwī, Aḥkām al Qurān, Vol:1, P:81*

[36]سیر اعلام النبلاء، ج:16، ص340

*Siyar A'lām al Nubalā,, Vol:16, P:340*

[37]خطیب بغدادی، احمد بن علی، تاریخ بغداد وذیولہ (تحقیق: مصطفیٰ عبد القادر عطا)، دار الکتب العلمیۃ—بیروت، ط:1(1417ھ)، ج:5، ص:73

*Khaṭīb Baghdādī, Aḥmad bin 'Alī, Tārīkh Baghdādī wa Dhuyūluh, (Nāshir: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, Bayrūt, 1417ah), Vol:5, P:73*

[38]مصطفیٰ بن عبد اللہ، سلم الوصول إلی طبقات الفحول (تحقیق: محمود عبد القادر)، مکتبۃ إرسیکا، استنبول، ج:1، ص:185

*Muṣṭafā bin 'Abdullāh, Sullam al Wuṣūl Ilā Ṭabqāt al Fuḥūl, (Nāshir: Maktabah Irsīkā, Istambūl), Vol:1, P:185*

[39]خطیب بغدادی، احمد بن علی، تاریخ بغداد وذیولہ (تحقیق: مصطفیٰ عبد القادر عطا) حوالہ سابق، ص:73

*Khaṭīb Baghdādī, Aḥmad bin 'Alī, Tārīkh Baghdādī wa Dhuyūluh, P:73*

[40]الذہبی، محمد السید حسین، الدکتور، التفسیر والمفسرون، مکتبہ وہبہ، القاہرۃ، ج02، ص323 – 327

*Dr: Muḥammad Sayyad Ḥussain Dhahabī, Al Tafsīr wal Mufassirūn, (Nāshir: Maktabah wahbah Cairo), Vol:2, P:323-327*

[41]الجصاص، احکام القرآن، ج:1، ص:1

*Al Jaṣṣāṣ, Aḥkām al Qurān, Vol:1, P:1*

[42]الجصاص، احکام القرآن، ج:1، ص:29

*Al Jaṣṣāṣ, Aḥkām al Qurān, Vol:1, P:29*

[43]الجصاص، احکام القرآن، ج:3، ص:3

*Al Jaṣṣāṣ, Aḥkām al Qurān, Vol:3, P:3*

[44]ایضا، ص39

*Ibid, P:39*

[45]ایضا، ص:207

*Ibid, P:207*

[46]النسآء الآیہ، 2

*Al Nisā,, Al Āyah: 2*

[47]الجصاص، احکام القرآن، ج:3، ص:124

*Al Jaṣṣāṣ, Aḥkām al Qurān, Vol:3, P:124*

[48]ایضا، ص:455

*Ibid, P:455*

[49]ایضا، ص:398

*Ibid, P:398*

[50]ایضا، ص34

*Ibid, P:34*

[51]آل عمران، الآیہ:93

*Āl Imrān, Al Āyah: 93*

[52]الجصاص، احکام القرآن، ج:3، ص:44

*Al Jaṣṣāṣ, Aḥkām al Qurān, Vol:3,  P:44*

[53]ایضا، ص:46-47

*Ibid, P:46, 47*

[54]:ایضا، ص389

*Ibid, P;389*

[55]خطیب بغدادی، احمد بن علی، تاریخ بغداد وذیولہ، دار الکتب العلمیۃ– بیروت، ط:1(1417)، ج:21، ص:148

*Khaṭīb Baghdādī, Aḥmad bin 'Alī, Tārīkh Baghdādī wa Dhuyūluh, Vol:21, P:148*

[56]ابن خلکان، وفیات العیان، ج:3، ص:286

*Ibn Khalkān, Wafayāt al A ̓yān, Vol:3, P:286*

[57]الکیا الھراسی ، علی بن محمد، احکام القرآن (مقدمہ)، دار الکتب العلمیہ (بیروت)، ط:1، ج:1، ص:3

*Alkiyā Al Harāsī, Alī bin Muḥammad, Aḥkām al Qur'ān, Muḥaqqiq, (Nāshir: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, Bayrūt), Vol:1, P:3*

[58]الکیاالھراسی، احکام القرآن، ج:1، ص:6

*Alkiyā Al Harāsī, Aḥkām al Qur'ān, Muḥaqqiq, Vol:1, P:6*

[59]البقرۃ،الآیہ:29

*Al Baqarah, Al Āyah: 29*

[60]الکیاالھراسی، احکام القرآن، ج:1، ص:7

*Alkiyā Al Harāsī, Aḥkām al Qur ̓ān, Muḥaqqiq, Vol:1, P:7*

[61]البقرۃ،الآیہ:41

*Al Baqarah, Al Āyah: 41*

[62]الکیاالھراسی، احکام القرآن، ج:1، ص:9

*Alkiyā Al Harāsī, Aḥkām al Qur ̓ān, Muḥaqqiq, Vol:1, P:9*

[63]البقرۃ،الآیہ:142

*Al Baqarah, Al Āyah: 142*

[64] الکیاالھراسی، احکام القرآن، ج:1، ص:20

*Alkiyā Al Harāsī, Aḥkām al Qur ̓ān, Muḥaqqiq, Vol:1, P:20*

[65]ایضا، ص:32

*Ibid, P:32*

[66] ایضا، ص:36

*Ibid, P;36*

[67] الکیا الھراسی، احکام القرآن، ج:1، ص:43

*Alkiyā Al Harāsī, Aḥkām al Qur'ān, Muḥaqqiq, Vol:1, P:43*

[68] البقرۃ، الآیہ:180

*Al Baqarah, Al Āyah: 180*

[69] الکیا الھراسی، احکام القرآن، ج:1، ص:57

*Alkiyā Al Harāsī, Aḥkām al Qur'ān, Muḥaqqiq, Vol:1, P:57*

[70] البقرۃ، الآیہ:183

*Al Baqarah, Al Āyah: 183*

[71] الکیا الھراسی، احکام القرآن، ج:1، ص:61

*Alkiyā Al Harāsī, Aḥkām al Qur'ān, Muḥaqqiq, Vol:1, P:61*

[72] البقرۃ، الآیہ:234

*Al Baqarah, Al Āyah: 234*

[73] الکیا الھراسی، احکام القرآن، ج:1، ص:194

*Alkiyā Al Harāsī, Aḥkām al Qur'ān, Muḥaqqiq, Vol:1, P:194*

[74] ایضا، ج:2، ص:402

*Ibid, Vol:2, P:402*

[75] ذہبی، محمد بن احمد، سیر اعلام النبلاء (محقق: شعیب الأرناؤوط)، مؤسسۃ الرسالۃ، ط:3(1405ھ)، ج:20، ص:199

*Dhahabī, Muḥmmad bin Aḥmad, Siyar A'lām al Nubalā,, (Nāshir: Mu'assasah al Risālah, 1405ah), Vol:20, P:199*

[76] ابن خلکان، وفیات العیان، ج:4، ص:297

*Ibn Khalkān, Wafayāt al A'yān, Vol:4, P:297*

[77] عادل نویهض، معجم المفسرین، مؤسسہ نویهض ثقافیہ-بیروت، ط:3(1409ھ)، ج:2، ص:559

*'Ādil Nuwayhiḍ, Mu'jam al Mufassirīn, (Nāshir: Mu'assasah Nuwayhiḍ Thaqāfiyyah, Bayrūt, 1509ah), Vol:2, P:559*

[78] ابن عربی، محمد بن عبد اللہ، ابو بکر، احکام القرآن (مقدمہ)، محقق: عبد القادر عطا، دار الکتب العلمیہ (بیروت-لبنان) ج:1، ص:1

*Ibn 'Arabī, Muḥmmad bin 'Abdullāh Abū Bakr, Aḥkām al Qurān, (Nāshir: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, Bayrūt, Labnān), Vol:1, P:1*

[79] ایضا، ص:15

*Ibid, P;15*

[80] ایضا

*Ibid*

[81] ابن عربی، احکام القرآن، ج1، ص:15

*Ibn 'Arabī, Aḥkām al Qurān, Vol:1, P:15*

[82] البقرۃ، الآیہ:3

*Al Baqarah, Al Āyah: 3*

[83]ابن عربی،احکام القرآن، ج1، ص:18

*Ibn 'Arabī, Aḥkām al Qurān, Vol:1, P:18*

[84]البقرۃ،الآیہ:29

*Al Baqarah, Al Āyah: 29*

[85]ابن عربی،احکام القرآن، ج1، ص:23

*Ibn 'Arabī, Aḥkām al Qurān, Vol:1, P:23*

[86]ایضا، ص:47

*Ibid, P:47*

[87]البقرۃ،الآیہ:115

*Al Baqarah, Al Āyah: 115*

[88]ابن عربی،احکام القرآن، ج1، ص:53

*Ibn 'Arabī, Aḥkām al Qurān, Vol:1, P:53*

[89]البقرۃ،الآیہ:184

*Al Baqarah, Al Āyah: 184*

[90]ابن عربی،احکام القرآن، ج1، ص:115

*Ibn 'Arabī, Aḥkām al Qurān, Vol:1, P:115*

[91]ایضا،ص:127

*Ibid, P:127*

[92]ایضا، ص:14

*Ibid, P:14*

[93]ایضا،ج:3، ص:7

*Ibid, Vol:3, P:7*

[94]تفسیر والمفسرون، ج:2، ص:336

*Tafsīr wal Mufassirūn, Vol: 2, P:336*

[95]قرطبی، محمد بن احمد، ابو عبد اللہ، الجامع لاحکام القرآن، مترجم: مولانا شوکت علی چشتی،ضیاء القرآن پبلی کیشنز(لاہور)، ط:2012، ج:1، ص:1

*Qurtabī, Muḥmmad bin Aḥmad Abū 'Abduulah, Al Jāmi' li Aḥkām al Qurān, (Nāshir: Ḍiā al Qurān, Publīcations, Lahire, 2012ac), Vol:1,P:1*

[96]ایضا،ج:2، ص:36

*Ibid, Vol:2, P:36*

[97]ایضا،ج:2، ص:42

*Ibid, Vol:2, P:42*

[98]البقرۃ،الآیہ:211

*Al Baqarah, Al Āyah: 211*

[99]الجامع لاحکام القرآن،ج:2، ص:51، 52

*Al Jāmi' li Aḥkām al Qurān, Vol:2, P:51, 52*

[100] ایضا،ج:2،ص:22

*Ibid, Vol:2, P:22*

[101] ایضا،ج:3،ص:512

*Ibid, Vol:3, P:512*

[102] ایضا،ص:525

*Ibid, P:525*

[103] ایضا،ص:516-518

*Ibid, P:516-518*

[104] الجامع لاحکام القرآن،ج:1،ص350

*Al Jāmi' li Aḥkām al Qurān, Vol:1, P:350*

[105] ایضا،ج:2،ص:80

*Ibid, Vol:2, P:80*

[106] البقرۃ،الآیہ:255

*Al Baqarah, Al Āyah: 255*

[107] الجامع لاحکام القرآن،ج:2،ص:340

*Al Jāmi' li Aḥkām al Qurān, Vol:2, P:340*

[108] آل عمران(3):7

*Āl Imrān, Al Āyah: 7*

[109] الجامع لاحکام القرآن،ج:2،ص:524

*Al Jāmi' li Aḥkām al Qurān, Vol:2, P:524*

[110] البقرۃ،الآیہ:255

*Al Baqara, Al Āyah: 255*

[111] الجامع لاحکام القرآن،ج:2،ص:335

*Al Jāmi' li Aḥkām al Qurān, Vol:2, P:335*

[112] البقرۃ،الآیہ:205

*Al Baqarah, Al Āyah: 205*

[113] الجامع لاحکام القرآن،ج:2،ص:39

*Al Jāmi' li Aḥkām al Qurān, Vol:2, P:39*

[114] البقرۃ،الآیہ:203

*Al Baqarah, Al Āyah: 203*

[115] الجامع لاحکام القرآن،ج:2،ص:21

*Al Jāmi' li Aḥkām al Qurān, Vol:2, P:21*

[116] البقرۃ،الآیہ:204

*Al Baqarah, Al Āyah: 204*

[117] الجامع لاحکام القرآن،ج:2،ص:36

Al Jāmi' li Aḥkām al Qurān, Vol:2, P:36

[118] النساء، الآیہ:10

Al Nisā,, Al Āyah: 10

[119] الجامع لاحکام القرآن، ج:3، ص:48

Al Jāmi' li Aḥkām al Qurān, Vol:3, P:48

[120] الجامع لاحکام القرآن، ج:1، ص:3

Al Jāmi' li Aḥkām al Qurān, Vol:1, P:3

[121] إسماعیل بن محمد امین، ہدیۃ العارفین إسماء المؤلفین وآثار المصنّفین، دار احیاء التراث العربی-بیروت، لبنان، ج:1، ص:535-534

Isamā'yl bin Muḥmmad Amīn, Hadyah al 'Ārifīn Asnā, al Mu,allifīn wa Āthār al Muṣannifīn, (Nāshir: Dār Iḥyā' al Turāth al 'Arabī, Bayrūt, Labnaān), Vol:1, P:534, 535

[122] معجم المفسرین، ج1، ص:264

Mu'jam al Mufassirīn, Vol:1, P:264

[123] البقرۃ، الآیہ:196

Al Baqarah, Al Āyah: 196

[124] جلال الدین سیوطی، عبد الرحمٰن، الاکلیل فی استنباط التنزیل، دار الکتب العلمیہ (بیروت-لبنان)، ط:1981، ص:31

Jalāl al Dīn Sayūṭī, 'Abd al Raḥmān, Al Iklīl Fī Istimbāṭ al Tanzīl, (Nāshir: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, Bayrūt, Labnān, 1981ac), P:31

[125] البقرۃ، الآیہ:185

Al Baqarah, Al Āyah: 185

[126] الاکلیل فی استنباط التنزیل، ص:26

Al Iklīl Fī Istimbāṭ al Tanzīl, P:26

[127] البقرۃ، الآیہ:185

Al Baqarah, Al Āyah: 185

[128] الاکلیل فی استنباط التنزیل، ص:26

Al Iklīl Fī Istimbāṭ al Tanzīl, P:26

[129] معجم المفسرین، ص:88

Mu'jam al Mufassirīn, P:88,